یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کس زبان سے کرون صفات خدا — کیا بشر سمجھے کنہ ذات خدا

جب نبی یون کہے کہ اے مالک — ما عرفناک حق معرفتک

نعت احمد لکھے گا کیا مداح — خلق کا جسکے ہو خدا مداح

ہے علی نے وہ مرتبہ پایا — ھل اتی جسکی شان مین ایا

کیا بشر پھر کرے ثنائے علی — مدح جب خود کرے خدائے علی

خاتم الانبیا کا نائب ہے — بخدا مظہر العجائب ہے

بعد حیدر کے اور جو ہین امام — بخدا نور کبریا ہین تمام

کوئی ان مین نہین علی سے جدا — تا بہ مہدی ہین سب امام ہدا

اب مدح شاہ آئی ہے — اے قلم وقت جبہ سائی ہے

کر رقم اب دعاء شاہ زمان — کہ وہ ہے ملک ہند کا سلطان

ہمی تو یہ سنا تھا مرتی ہیں — ہاتھا پائی یہ کون کرتی ہیں

کیا بنا غورہ یہ معاذ اللہ — مری تو سو ہنس اور گئی واللہ

لوگ کہتی تھی ہی لبوں پر جان — ملکہ کی صدقہ جھونٹ کی قربان

کون کہتا تھا زہر کھایا ہے — یہ بھی ایک شعبدہ بنایا ہے

توبہ کس درجہ بے حیائی ہے — واہ کیا دیدہ کی صفائی ہے

فی الحقیقت کہ جعل ساز ہی تو — کیوں ارے کتنا دغو کی باز ہی تو

کیا کہوں اور بیحیا تجکو — ہٹتی منہ لعنت خدا تجکو

میں برا جیکمہ کھا گئی افسوس — جو تیری جل میں آگئی افسوس

جھوٹا بدذات فعبیا مکار — اسی دغا پر تیری خدا کی سنوار

گر یہ پہلی سی جان جاتی ہیں — سچ ہی مرتا جو تو نہ آتی میں

گدہی کا ہیکو دیکھی یہ دہوکی — آدمی سیکھتا ہی کچھ کہو سکے

ملکہ کا بانی جھونٹ کا سرتاج — سنتی تھی فیلسوف و کنایا راج

اب یہ لازم ہے جو کہ ہیں انسان ترک دنیا کریں بہر عنوان

کوئی الفت نہ بیوفا سے کریں عشق کرنا ہو تو خدا سے کریں

چار دن کی یہ زندگانی ہے جو ہے اوسکے سوا وہ فانی ہے

ہے وہ مستجمع جمیع صفات لایق سجدہ ہے اوسی کی ذات

وہی اول ہیں ہے وہی آخر وہی باطن ہیں ہے وہی ظاہر

کرتی دستور سیڑھی ہیں عشق مجاز تا حقیقت کا کچھ ہو ظاہر راز

گو حقیقی ہے یا مجازی ہے پر عجب لطف عشقبازی ہے

منہ سے کہنی نہیں جو پاتا ہے دل ہی اوسکا مزہ اوٹھاتا ہے

اسمیں ہر آپ کو امتیاز نہیں منہ تلک آئی یہ وہ راز نہیں

کہتے ہیں صوفیان باللہ فقیر عشق اللہ ہے عجب اکسیر

جسکو اوس در تلک رسائی ہے دین و دنیا کی بادشاہی ہے

مثل سیماب دل کی ہے تاثیر خاک سے جائے تب بنی اکسیر